امام اہل سنت اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ

متوفی ۱۳۴۰ھ

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ

متوفی ۱۳۴۰ھ

SABRIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں
مسئلہ اولی:
براق
نظم
الجواب:
اقول وباللہ التوفیق:
امام سیوطی قدس سرہ نے
علامہ شہاب الدین خفاجی مصری
اقول اصلاً منافات نہیں
مسئلہ دوم:
الجواب
اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو غوث پاک نبی ہوتے
ام المومنین کا روح سیدنا غوث الاعظم کو دودھ پلانا
ارواح چھین لینا
شب معراج غوث پاک
مسئلہ ثالثہ
الجواب
ہماری دوسری اردو کتابیں

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ اولٰی:

از اوجین ریاست گوالیار

مرسلہ جناب محمد یعقوب علی خاں صاحب ۱۷

ربیع الآخر ۱۳۱۰ھ

براق

مسئلہ ۱۲: کیا فرماتے ہیں علمائے حق الیقین اور مفتیان پابند شرع متین اس مسئلہ میں کہ عبارت نظم "شام ازل اور صبح ابد" سے بیٹھ جانا براق کا وقت سواری آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ثابت ہے۔

"مقولۂ جبرئیل علیہ السلام"

نظم

مسند نشین عرش معلی یہی تو ہے

مفتاح قفل گنج فاوحی یہی تو ہے

مہتاب منزل شب اسری یہی تو ہے

خورشید مشرق فتدلّی یہی تو ہے

ہمراز قرب ہمدم اوقاتِ خاصہ ہے

ہژدہ ہزار عالم رب کا خلاصہ ہے

سن کر یہ بات بیٹھ گیا وہ زمیں پر

تھامی رکاب طائر سدرہ نے دوڑ کر

رونق افزائے دیں ہوئے سلطان بحروبر

ک ی عرض پھر براق نے یا سید البشر

محشر کو جب قدم سے گہرپوش کیجئے

اپنے غلام کو نہ فراموش کیجئے

خیرالوری نے دی اسے تسکیں کہا کہ ہاں

خوش خوش وہ سوئے مسجد اقصی ہوا رواں

صاحب "تحفہ قادریہ" لکھتے ہیں کہ براق خوشی سے پھولا نہ سمایا اور اتنا بڑا اور اونچا ہو گیا کہ صاحب معراج کا ہاتھ زین تک اور پاؤں رکاب تک نہ پہنچا۔ ارباب معرفت کے نزدیک اس معاملہ میں عمدہ تر حکمت یہ ہے کہ جس طرح آج کی رات محبوب اپنا دولت وصال سے فرح

(خوشحال) ہوتا ہے اسی طرح محبوب کا محبوب بھی نعمت قرب خاص اور دولت اختصاص اور ولایت مطلق اور غوثیت برحق اور قطبیت اصطفاء اور محبوبیت مجد وعلا سے آج مالا مال ہی کر دیا جائے۔

چنانچہ صاحب "منازل اثنا عشریہ" تحفہ قادریہ سے لکھتا ہے کہ اس وقت سیدی ومولائی مرشدی وملجائی، قطب الاکرم، غوث الاعظم، غیاث الدارین وغوث الثقلین، قرۃ العین مصطفوی نور دیدہ مرتضوی، حسنی حسینی سرو حدیقہ مدنی، نور الحقیقت والیقین حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روح پاک نے حاضر ہوکر گردن نیاز صاحب لولاک کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھ دی اور اس طرح عرض کیا:

بر سر و دیدہ ام بنہ اے مہ نازنین قدم
بود بسر نوشت من فیض قدم ازیں قدم

(اے نازنین میرے سر اور آنکھوں پر قدم رکھئے تاکہ اس کی برکت سے میری تقدیر پر فیضان قدم ہو۔ت)

خواجہ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم گردن غوث الاعظم پر قدم رکھ کر براق پر سوار ہوئے اور اس روح پاک سے استفسار فرمایا کہ تو کون ہے؟ عرض کیا: میں آپ کے فرزندان ذریات طیبات سے ہوں اگر آج نعمت سے کچھ منزل بخشئے گا تو آپ کے دین کو زندہ کروں گا۔ فرمایا: تو محی الدین ہے اور جس طرح میرا قدم تیری گردن پر ہے کل تیرا قدم کُل اولیاء کی گردن پر ہوگا۔

بیت قصیدہ غوثیہ:

وکل ولی لہ قدم وانی
علی قدم النبی بدر الکمال

(ہر ولی میرے قدم بقدم ہے اور میں حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ہوں جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں۔ت)

(فتوح الغیب علی ہامش بہجۃ الاسرار القصیدۃ الغوثیۃ مصطفی البابی مصر ص ۲۳۱)

پس ان دونوں عبارت کتب سے کون سی عبارت متحقق ہے؟ کس پر عمل کیا جائے؟ یا دونوں ازروئے تحقیق کے درست ہیں؟ بیان فرمائیے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

الجواب:

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سواری کے وقت براق کا شوخی کرنا، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسے تنبیہ فرمانا کہ:

"اے براق! کیا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ یہ برتاؤ! واللہ! تجھ پر کوئی ایسا سوار نہ ہوا جو اللہ عزوجل کے حضور ان سے زیادہ رتبہ رکھتا ہو۔"

اس پر براق کا شرمانا، پسینہ پسینہ ہوکر شوخی سے باز رہنا، پھر حضور پرنور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ کا سوار ہونا، یہ مضمون تو ابوداود وترمذی ونسائی وابن حبان وطبرانی وبیہقی وغیرہم اکابر محدثین کی متعدّد احادیث صحاح وحسان وصوالح سے ثابت۔

کما بسط اکثرھا المولی الجلال السیوطی قدس سرہ فی خصائصہ الکبرٰی وغیرہ من العلماء الکرام فی تصانیفھم الحسنٰی

جیسا کہ اس میں سے اکثر کی تفصیل امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "الخصائص الکبرٰی "میں اوردیگر علماء کرام نے اپنی شاندار تصانیف میں فرمائی ہے۔(ت)

(الخصائص الکبری باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء حدیث ام سلمہ مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات ہند ۱/۱۷۹)

(المواھب اللدنیۃ المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/۴۱)

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام ذکر الاسراء والمعراج دار ابن کثیر بیروت الجزأین، الاول والثانی ص۳۹۸)

اوراس کا حیا کے سبب براہ تذلّل وانقیاد پست ہوکر لپٹ جانا بھی حدیث میں وارد ہے۔

ففی روایۃ عند ابن اسحٰق رفعا الی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال فارتعشت حتی لصقت بالارض فاستویت علیھا

اورایک روایت میں ابن اسحٰق سے مرفوعًا مروی ہے کہ حضور پرنور صلوات اللہ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں: جب جبریل نے اس سے کہا تو براق تھرا گیا اور کانپ کر زمین سے چسپاں ہوگیا، پس میں اس پر سوار ہوگیا۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہٖ وصحبہ وبارك وسلم

(المواھب اللدنیۃ بحوالہ ابن اسحٰق المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/۳۹)

اور یہ روایت کہ سوال میں تحفہ قادریہ سے ماثور، اس کی اصل بھی حضرات مشائخ کرام قدست اسرارہم میں مذکور ــــــــ فاضل عبدالقادر قادری[1] بن شیخ محی الدین اربلی، تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ میں لکھتے ہیں کہ جامع شریعت وحقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کتاب حرز العاشقین میں فرماتے ہیں:

ان لیلۃ المعراج جاء جبرئیل علیہ السلام ببراق الی رسول اللہ صلی اللہ

یعنی شب معراج جبریل امین علیہ الصلٰوۃ والسلام خدمت اقدس حضور پرنور صلی

تعالیٰ علیه وسلم اسرع من البرق
الخاطف الظاهر،ونعل رجله کالهلال
الباهر،ومسماره کالانجم الظواهر،ولم
یأخذه السکون والتمکین لیرکب
علیه النبی الامین، فقال له النبی
صلی الله علیه وسلم ، لم لم تسکن
یابراق حتی ارکب علیٰ ظهرك ، فقال
روحی فداءً لتراب نعلك یارسول الله
اتمنی ان تعاهدنی ان لاترکب یوم
القیٰمة علیٰ غیری حین دخولك
الجنة،فقال النبی صلی الله علیه
وسلم یکون لك ماتمنیت ، فقال
البراق التمس ان تضرب یدك
المبارکة علیٰ رقبتی لیکون علامة لی
یوم القیٰمة ، فضرب النبی صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم یده علیٰ رقبة
البراق، ففرح البراق فرحا حتی لم
یسع جسده روحه ونمٰی اربعین
ذراعامن فرحه وتوقف فی رکوبه لحظة
لحکمة خفیة ازلیة،فظهرت روح
الغوث الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه
وقال یا سیدی ضع قدمك علیٰ
رقبتی وارکب،فوضع النبی صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم قدمه علیٰ رقبته
ورکب، فقال قدمی علیٰ رقبتك

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں براق حاضر لائے
کہ چمکتی اُچک لے جانیوالی بجلی سے زیادہ
شتاب رو تھا،اوراس کے پاؤں کا نعل
آنکھوں میں چکا جوند ڈالنے والا ہلال
اوراس کی کیلیں جیسے روشن تارے ۔
حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
سواری کے لئے اسے قرار وسکون نہ ہوا،
سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس
سے سبب پوچھا: بولا: میری جان حضور کی
خاکِ نعل پر قربان، میری آرزو یہ ہے کہ
حضور مجھ سے وعدہ فرمالیں کہ روز قیامت
مجھی پر سوار ہوکر جنت میں تشریف لے
جائیں ۔ حضور معلّٰی صلوات اللہ تعالیٰ
وسلامہ علیہ نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ براق
نے عرض کی: میں چاہتا ہوں حضور میری
گردن پر دست مبارک لگادیں کہ وہ روز
قیامت میرے لیے علامت ہو۔ حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول
فرمالیا۔ دست اقدس لگتے ہی براق کو وہ
فرحت وشادمانی ہوئی کہ روح اس مقدار
جسم میں نہ سمائی اورطرب سے پھول کر
چالیس ہاتھ اونچا ہوگیا۔ حضور پُرنور صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک حکمت نہانی ازلی
کے باعث ایک لحظہ سواری میں توقف
ہوا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی روح مطہر نے حاضر ہوکر

وقدمك علی رقبة کل اولیاء الله تعالٰی انتھی

عرض کی: اے میرے آقا! حضور اپنا قدم پاک میری گردن پر رکھ کر سوار ہوں۔ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی گردن مبارک پر قدم اقدس رکھ کر سوار ہوئے اور ارشاد فرمایا: "میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر۔"

(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر المنقبة الاولی سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ص۲۵،۲۴)

نوٹ:

زیر نظر نسخہ حضرت مولانا ابوالمنصور محمد صادق قادری فاضل جامعہ رضویہ فیصل آباد کے ترجمہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

اس کے بعد فاضل عبدالقادر اربلی فرماتے ہیں:

فایاك یااخی ان تکون من المنکرین المتعجبین من حضور روحه لیلة المعراج لانه وقع من غیره فی تلك اللیلة کما هو ثابت بالاحادیث الصحیحة کرؤیته صلی الله تعالٰی علیه وسلم ارواح الانبیاء فی السمٰوٰت وبلالا فی الجنة واویسا القرنی فی مقعدالصدق وامرأة ابی طلحة فی الجنة ، وسماعه صلی الله تعالٰی علیه وسلم خشخشة الغمیصاء بنت ملحان فی الجنة کما ذکرنا قبل هذا ، وذکرفی حرز العاشقین وغیره من الکتب ان نبینا صلی الله تعالٰی

یعنی اے برادر! بچ اور ڈر اس سے کہ کہیں تُو انکار کر بیٹھے اور شب معراج حضور غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کی حاضری پر تعجب کرے کہ یہ امر توصحیح حدیثوں میں اوروں کے لئے وارد ہوا ہے، مثلاً حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آسمانوں میں ارواح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام[2] کو ملاحظہ فرمایا، اور جنت میں بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ[3] کو دیکھا اور مقعد صدق میں اویس قرنی اور بہشت میں زوجۂ ابوطلحہ[4] کو اور جنت میں غمیصاء بنت ملحان کی پچل[5] سنی، جیسا کہ ہم اس سے قبل ذکر کر چکے ہیں۔

عليه وسلم لقى ليلة المعراج سيدنا موسٰى عليه السلام فقال موسٰى مرحبابالنبى الصالح والاخ الصالح انت قلت علماء امتى كانبياء بنى اسرائيل، اريد ان يحضراحد من علماء امتك ليتكلم معى فاحضر النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم روح الغزالى رحمه الله تعالٰى الى موسٰى عليه السلام (وساق القصة ثم قال)، وفى كتاب رفيق الطلاب لاجل العارفين الشيخ محمد الجشتى نقلا عن شيخ الشيوخ قال قال النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم انى رأيت رجالا من امتى فى ليلة المعراج ارانيهم الله تعالٰى (الخ ثم قال) وقال الشيخ نظام الدين الكنجوى كان النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم راكبا على البراق وغاشيته على كتفى انتهى وقال عمدة المحدثين الامام نجم الدين الغيطى فى كتاب المعراج ثم رفع الى سدرة المنتهٰى فغشيه سحابة فيها من كل لون فتأخر جبريل عليه السلام ثم عرج لمستو سمع فيه صريف الاقلام ورأى رجلا مغيبا فى نور العرش فقال من هذا أملك؟ قيل: لا۔ قال: أنبى؟ قيل:

اور حرز العاشقین وغیرہ کتابوں میں کہ حضرت سیدنا موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درخواست پر حضور پُرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے روح امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو حکم حاضری دیا ۔ روحِ امام نے حاضر ہوکر موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام کیا۔[6] اور عارف اجل شیخ محمد چشتی نے کتاب رفیق الطلاب میں حضرت شیخ الشیوخ قدست اسرارہم سے نقل کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے شب معراج کچھ لوگ اپنی امت کے ملاحظہ فرمائے[7] اور شیخ نظام الدین گنجوی رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے تھے: جب حضور پُرنور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ رونق افروز پشت براق پر تھے اور براق کا زین پوش میرے کندھے پر تھا۔

اور عمدۃ المحدثین امام نجم الدین غیطی کتاب المعراج میں فرماتے ہیں: جب حضور معلی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سدرۃ المنتہٰی تک تشریف لے گئے اس پر ایک ابر چھایا[8] جس میں ہر قسم کا رنگ تھا، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام پیچھے رہ گئے ۔ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مستوٰی پر جلوہ[9] فرما ہوئے وہاں قلموں کے لکھنے کی

لا، ھذا رجل کان فی الدنیا لسانه رطب من ذکر الله تعالٰی وقلبه معلق بالمساجد ولم یستسب لوالدیه قط الخ ما فی التفریح ملخصا۔

آواز گوشِ اقدس میں آئی اور ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا کہ نور عرش میں چھپا ہوا ہے، حضور نے دریافت فرمایا: کیا یہ فرشتہ ہے؟

جواب ہوا: نہیں۔

پوچھا کیا یہ نبی ہے؟

کہا: نہیں بلکہ یہ ایک مرد ہے کہ دنیا میں اس کی زبان یاد خدا میں تر رہتی اور دل مسجدوں میں لگا رہتا۔ کبھی کسی کے ماں باپ کو بُرا کہہ کر اپنے والدین کو بُرا نہ کہلوایا[10] انتہی۔

(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر المنقبۃ الاولی سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ص ۲۸ تا ۲۵)

یعنی جب معراج میں اتنے لوگوں کی ارواح کا حاضر ہونا احادیث واقوال علماء واولیاء سے ثابت ہے تو روح اقدس حضور پرنور سید الاولیاء غوث الاصفیاء رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حاضری، کیا جائے تعجب وانکار ہے بلکہ ایسی حالت میں حاضر نہ ہونا ہی محل استعجاب ہے اک ذرا انصاف واندازہ قدر قادریت درکار ہے۔

اقول وبالله التوفیق:

(میں کہتا ہوں اور اللہ ہی کی طرف سے توفیق ہے۔ت) فقیر غفرله المولی القدیر نے اپنے رسالہ "ھدی الحیران فی نفی الفیئ عن سید الاکوان" میں بعونہ تعالٰی ایک فائدہ جلیلہ لکھا کہ مطالب چند قسم ہیں، ہر قسم کا مرتبہ جدا اور ہر مرتبہ کا پایہ ثبوت علیحدہ۔ اس قسم مطالب احادیث میں ظہور نہ ہونا مضر نہیں، بلکہ کلمات علماء ومشائخ میں ان کا ذکر کافی۔

امام سیوطی قدس سرہ الشریف نے

امام خاتمۃ المحدثین جلال الملۃ والدین سیوطی قدس سرہ الشریف نے "مناھل الصفاء فی تخریج احادیث الشفاء" میں اس روایت کی نسبت کہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور پُرنور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ کے وصال اقدس کے بعد کلام طویل میں حضور کو ہر جملہ پر بکلمہ "بابی انت وامی یارسول الله" (یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیک وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ت) ندا کر کے فضائل جلیلہ وخصائص جمیلہ بیان کئے، تحریر فرمایا:

لم اجده فی شیئ من کتب الاثر لکن

یعنی میں نے یہ روایت کسی کتابِ حدیث

صاحب اقتباس الانوار وابن الحاج فی مدخله ذکراه فی ضمن حدیث طویل وکفٰی بذلك سندا لمثله فانه لیس مما یتعلق بالاحکام

میں نہ پائی مگر صاحب اقتباس الانوار اورامام ابن الحاج نے اپنی مدخل میں اسے ایک حدیث طویل کے ضمن میں ذکر کیا اورایسی روایت کو اسی قدر سند کفایت کرتی ہے کہ انہیں کچھ باب احکام سے تعلق نہیں انتھٰی۔

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں نقل کیا اور مقرر رکھا۔

(نسیم الریاض بحوالہ مناهل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع برکات رضا گجرات ہند ۱/۲۴۸)

بالجملہ روح مقدس کا شب معراج کوحاضر ہونا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حضرت غوثیت کی گردن مبارک پر قدم اکرم رکھ کر براق یا عرش پر جلوہ فرمانا، اور سرکارابدقرار سے فرزند ارجمند کو اس خدمت کے صلہ میں یہ انعام عظیم عطاہونا۔ ان میں کوئی امر نہ عقلاً اور شرعًا مہجور اور کلماتِ مشائخ میں مسطور وماثور،کتبِ حدیث میں ذکر معدوم ، نہ کہ عدم مذکور، نہ روایات مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور، اور قدرت قادر وسیع وموفور، اور قدر قادری کی بلندی مشہور پھر ردوانکار کیا مقتضائے ادب وشعور۔

اقول اصلاً منافات نہیں

اب یہ رہاکہ اس حدیث میں کہ براق برق رفتار زمین سے لپٹ گیا۔ اوراس روایت میں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم گردنِ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ پر قدم رکھ کر زیب پشتِ براق ہوئے ، بظاہر تنافی ہے ۔

اقول اصلاً منافات نہیں، بلکہ جب اسی روایت میں مذکور کہ براق فرط فرحت سے چالیس ہاتھ اونچا ہوگیا اور پُرظاہر کہ جو مَرکَب [11] اس قدر بلند ہووہ کیسا ہی زمین سے ملصق [12] ہوجائے تاہم قامتِ انسان سے بہت بلند رہے گا اوراس پر سواری کے لئے ضرور حاجتِ نردبان [13] ہوگی۔ اب ایک چھوٹے سے جانور فیل [14] ہی کو دیکھئے کہ جب ذرا بلند وبالا ہوتا ہے اسے بٹھاکر بھی بے زینہ سواری قدرے دقت رکھتی ہے ۔ تواگر براق بوجہ حیاء وتذلل حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سواری کے لئے زمین سے لپٹ گیا ہواور پھر بھی بوجہ طول ارتفاع حاجت زینہ ہوجس کے لئے روح سرکار غوثیت مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاضر ہوکر اپنے مہربان باپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیر قدم اکرم اپنا شانہ مبارک رکھا ہو، کیاجائے استعجاب [15] ہے۔

وصلی اللہ تعالٰی علی الحبیب الاکرم وآلہٖ وصحبہ اھل الکرم وابنہ الکریم

اللہ تعالی اپنے حبیب اکرم ، آپ کے کرم والے آل واصحاب ، آپ کے کریم بیٹے

الغوث الاعظم وعلینا بجاھھم وبارك وسلم	غوث اعظم اور ان کے صدقے میں ہم پر رحمت، برکت اور سلام نازل فرمائے۔ (ت)
واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم	

مسئلہ دوم:

از کٹھور ضلع سورت اسٹیشن سائن پرب
مرسلہ مولوی عبدالحق صاحب
۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ

مسئلہ ۱۳: کیافرماتے ہیں علمائے دین ان اقوال کے باب میں:

اول، ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلّٰی پر اپنے اوپر سوار کر کے پہنچایا، یا کاندھا دے کر اوپر سوار کر کے پہنچایا، یا کاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی، یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اور حضرت جبریل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انجام کو نہ پہنچا حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی۔

دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی عل یہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے۔

تیسرے یہ کہ زنبیل ارواح کی عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے ناراض اور غصہ میں ہوکر چھین لی تھی۔

چوتھے یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ تعالٰی کی روح کو دودھ پلایا پانچویں اکثر عوام کے عقیدے م یں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر صدیق سے زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔

ان اقوال کا کیا حال ہے؟

مفصل بیان فرماکر اجر عظیم اور ثواب کریم پائیں اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں۔

المستفتی
عبدالحق عفاعنہ کٹھور، ضلع سورت، گجرات (بھارت) مؤرخہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ

الجواب

اللھم لك الحمد فقیر غفراللہ تعالٰی لہ کلمات چند مجمل وسودمند گزارش کرے اگرچہ فریقین میں سے کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالی حق وانصاف ان سے متجاوز نہیں والحق احق ان یتبع واللہ الھادی الی صراط مستقیم (اور حق ہی اتباع کے زیادہ لائق ہے، اوراللہ

تعالی سیدھی راہ دکھانے والا ہے۔)

اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو غوث پاک نبی ہوتے

جواب سوال ۲: یہ قول کہ "اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح وجائزالاطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پُرنور رضی اللہ تعالی عنہ تلومرتبہ نبوت[16] " ہے۔ خود حضور معلّٰی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: "جو قدم میرے جدِّاکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے وہیں قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے، کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں۔

از نبی برداشتن گام از تو بنہادن قدم

غیر اقدام النبوۃ سدّ ممشاھا الختام

(نبی کا کام قدم اٹھانا اور آپ کا کام قدم رکھنا ہے علاوہ اقدام نبوت کے، کہ وہاں ختم نبوت نے راستہ بند کردیا ہے)

اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے وارد:

لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا (اس کو امام احمد، ترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے جبکہ طبرانی نے معجم کبیر میں عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔(ت)

(جامع الترمذی ابواب المناقب مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امین کمپنی دہلی ۲/۲۰۹)

(المستدرك للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ لوکان بعدی نبی لکان عمر دارالفکر بیروت ۳/۸۵)

(المعجم الکبیر حدیث ۴۷۵ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷/۱۸۰)

(مسند امام احمد بن حنبل حدیث عقبہ بن عامر المکتب الاسلامی بیروت ۴/۱۵۴)

دوسری حدیث میں حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے وارد:

لو عاش ابراھیم لکان صدیقانبیا۔ رواہ ابن عساکر عن جابر بن عبداللہ وعن ابن عباس وعن ابن ابی اوفٰی والباوردی عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

اگر ابراہیم جیتے تو صدیق وپیغمبر ہوتے۔ (اس کو ابن عساکر نے جابر بن عبداللہ اورابن عباس اورابن ابی اوفٰی سے، جبکہ الباوردی نے حضرت انس بن مالک سے روایت کیا، اللہ تعالی ان سے راضی ہو۔)

(تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر بنیہ وبناتہ علیہ الصلوۃ والسلام وازواجہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/۷۵ تا ۷۹)

(کنزالعمال بحوالہ الباوردی عن انس وابن عساکر عن جابر بن عبداللہ ،ابن عباس وابن ابی اوفٰی حدیث ۳۲۲۰۴ ۴۶۹/۱۱)

علماء نے امام ابو محمد جوینی قدس سرہٗ کی نسبت کہا ہے کہ: "اگر اب کوئی نبی ہو سکتا تو وہ ہوتے۔"

امام ابن حجر مکی اپنے فتاوٰی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

قال فی "شرح المھذب "نقلا عن الشیخ الامام المجمع علی جلالتہ وصلاحہ وامامتہ ابی محمد الجوینی الذی قیل فی ترجمتہ لو جاز ان یبعث اللہ فی ھذہ الامۃ نبیا لکان ابا محمد الجوینی۔

شرح مہذب میں کہا نقل کرتے ہوئے اس شیخ وامام سے جن کی جلالت وصلاحیت وامامت پر اجماع ہے یعنی ابو محمد جوینی علیہ الرحمہ جن کے تعارف میں کہا گیا ہے کہ اگر اب اللہ تعالٰی کی طرف سے اس امت میں کسی نبی کو بھیجنا جائز ہوتا تو وہ ابو محمد جوینی ہوتے (ت)

(الفتاوی الحدیثیہ مطلب قیل لو جاز ان یبعث اللہ فی ھٰذہ الامۃ نبیا الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ص ۳۲۵،۳۲۴)

مگر ہر حدیث حق ہے، ہر حق حدیث نہیں۔ حدیث ماننے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنے کے لئے ثبوت چاہیے، بے ثبوت نسبت جائز نہیں، اور قول مذکور ثابت نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

ام المومنین کا روح سیدنا غوث الاعظم کو دودھ پلانا

جواب سوال ۴: حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہا وسلم کا روح اقدس سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دودھ پلانا، بعض مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں کما رأیت فی بعض کتبھم التصریح بذٰلك (جیسا کہ میں نے ان کی بعض کتابوں میں اس پر تصریح دیکھی۔ت)

اس تقدیر پر تو اصلاً استبعاد[17] نہیں اور اب اس پر جو کچھ ایراد کیا گیا سب بے جا و بے محل ہے اور اگر بیداری ہی میں مانا جاتا ہو، تاہم بلاشبہہ عقلاً اور شرعاً جائز اور اس میں درایۃً کوئی استحالہ[18] درکنار استبعاد بھی نہیں۔ ان اللہ علی کل شیئ قدیر (بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ت) نہ ظاہر میں ام المومنین کے پاس شیر نہ ہونا کچھ اس کے منافی کہ امور خارقہ للعادہ[19] اسباب ظاہر پر موقوف نہیں، نہ روح عام متکلّمین کے نزدیک مجردات سے ہے اور فی نفسہا مادیہ نہ سہی تاہم مادہ سے اس کا تعلق بدیہی۔ نہ جسم، جسم شہادت میں منحصر۔ جسم مثالی بھی کوئی چیز ہے کہ ہزاروں احادیث برزخ وغیرہ اس پر گواہ[20] کیفما کان[21] شک نہیں کہ روح مفارق[22] کی طرف نصوص متواترہ میں نزول وصعود ووضع وتمکن وغیرہ اعراض جسم وجسمانیت قطعا منسوب اور وہ نسبتیں اہل حق کے نزدیک ظاہر پر محمول[23] یالیت شعری جب ارواح شہداء کا میوہ ہائے جنت کھانا ثابت۔

الترمذی عن کعب بن مالك قال قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ان ارواح الشهداء فی طیرخضر تعلق من ثمر الجنة

امام ترمذی کعب ابن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا بے شک شہداء کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں میں میوہ ہائے جنت سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔

(جامع الترمذی ابواب فضائل الجهاد باب ماجاء فی ثواب شهید امین کمپنی دہلی ۱/۱۹۷)

جبکہ دوسری روایت میں ارواح عام مومنین کے لئے یہی ارشاد:

الامام احمد عن الامام الشافعی عن الامام مالك عن الزهری عن عبدالرحمن بن کعب بن مالك عن ابیه رضی الله تعالٰی عنه عن النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم نسمة المؤمن طائر یعلق فی شجر الجنة حتی یرجعه الله تعالٰی فی جسده یوم یبعثه

امام احمد امام شافعی سے وہ امام مالک سے وہ زہری سے وہ عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے وہ اپنے باپ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ) مومن کی روح پرندہ کی صورت میں جنت کے درختوں میں رہتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالی اسے اپنے جسم کی طرف لوٹا دے گا۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث کعب بن مالك انصاری المکتب الاسلامی بیروت ۳/۴۵۵)

تو دودھ پلانے میں کیا استحالہ ہے۔ حال روح بعد فراق وپیش از تعلق میں فارق[24] کیا ہے؟ آخر حضرت ابراہیم علی ابیہ الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے صحیح حدیث میں ہے: "جنت میں دو دایہ ان کی مدتِ رضاعت پوری کرتی ہیں۔"

رواہ احمد ومسلم عن انس رضی الله تعالٰی عنه عن النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم ان ابراهیم ابنی وانه مات فی الثدی وانه لوظئرین یکملان رضاعه فی الجنة

اس کو امام احمد ومسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ابراہیم میرا بیٹا جو شیر خوارگی کی عمر میں وصال فرماگیا ہے بیشک جنت میں اس

کیلئے دو دایہ ہیں جو اس کی مدت رضاعت
پوری کریں گی۔(ت)

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان والعیال الخ قدیمی کتب خانہ ۲/۲۵۴)

(مسند احمد بن حنبل عن انس بن مالك المكتب الاسلامی بیروت ۳/۱۱۲)

بایں ہمہ یہ باتیں نافی استحالہ ہیں نہ مثبت وقوع[25] قول بالوقوع تاوقتیکہ نقل ثابت نہ ہو جزاف[26] و بے اصل ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

ارواح چھین لینا

جواب سوال ۳: زنبیل ارواح چھین لینا خرافات مخترعہ جہّال سے ہے۔ سیدنا عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام رسل ملائکہ سے ہیں اور رسل ملائکہ، اولیاء بشر سے بالاجماع افضل۔ تو مسلمانوں کو ایسے اباطیل واہیہ سے احتراز لازم[27]۔ واللہ الھادی الٰی سبیل الرشاد۔

صدیق اکبر سے افضل

جواب سوال ۵: یونہی جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت جناب افضل الاولیاء المحمدیین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے افضل ہیں یا ان کے ہمسر ہیں، گمراہ بد مذہب ہے۔ سبحان اللہ، اہل سنت کا اجماع ہے کہ حضور صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ حضرت امام اولیاء مرجع العرفاء امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولٰی علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اکرم وافضل واتم واکمل ہیں جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی، شیعی، رافضی مانتے ہیں، نہ کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ تعالی عنہ کی تفضیل دینی کہ معاذاللہ انکار آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ وخرق اجماع امت مرحومہ ہے لاحول ولا قوۃ الاباللہ العلی العظیم۔

یہ مسکین اپنے زعم میں سمجھا جائے کہ میں نے حق محبت حضور پر نور سلطان غوثیت رضی اللہ تعالی عنہ کا ادا کیا کہ حضور کو ملک مقرب پر غالب یا افضل بتایا، حالانکہ ان بیہودہ کلمات سے پہلے بیزار ہونے والے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، وباللہ التوفیق۔

شب معراج غوث پاک

جواب سوال ۱: رہا شب معراج میں روح پر فتوح حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ کا حاضر ہو کر پائے اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے نیچے گردن رکھنا، اور وقتِ رکوب براق یا صعود عرش زینہ بننا، شرعًا وعقلًا اس میں کوئی بھی استحالہ نہیں۔

سدرۃ المنتھٰی اگر منتہائے عروج ہے تو باعتبار اجسام نہ بنظر ارواح۔ عروج روحانی ہزاروں اکابر اولیاء کو عرش بلکہ مافوق العرش تک ثابت وواقع، جس کا انکار نہ کرے گا مگر علوم اولیاء کا منکر۔ بلکہ باوضو سونے والے کے لئے حدیث میں وارد کہ:

"اس کی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے۔"

نہ اس قصہ میں معاذاللہ بوئے تفضیل یا ہمسری حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے نکلتی ہے، نہ اس کی عبارت یا اشارت سے کوئی ذہن سلیم اس طرف جاسکتا ہے۔ کیا عجب سواری براق سے بھی یہی معنی تراشے جائیں کہ اوپر جانے کا کام حضرت جبرائیل علیہ

السلام اوررسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے انجام کو نہ پہنچا براق نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی۔ درپردہ اس میں براق کو فضیلت دینا لازم آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بہ نفس نفیس تو نہ پہنچ سکے اور براق پہنچ گیا اس کے ذریعے سے حضور کی رسائی ہوئی۔

یا ھذا خدمت کے افعال جو بنظر تعظیم واجلال سلاطین بجالاتے ہیں کیا ان کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ بادشاہ ان امور میں عاجز اور ہمارا محتاج ہے ؟۔۔۔۔۔۔علاوہ بریں کسی بلندی پر جانے کے لئے زینہ بننے سے یہ کیونکر مفہوم کہ زینہ بننے والا خود بے زینہ وصول پر قادر۔۔۔۔۔نردبان[28] ہی کو دیکھیں کہ زینہ صعود ہے اور خود اصلاً صعود پر قادر نہیں۔

فرض کیجئے کہ ہنگام بت شکنی حضرت امیر المومنین مولی علی کرم اللہ وجہہٗ کی عرض قبول فرمائی جاتی اور حضور پر نور افضل صلوات اللہ واکمل تسلیماتہ علیہ وعلٰی آلہٖ ان کے دوش مبارک پر قدم رکھ کربت گراتے تو کیا اس کا یہ مفاد ہوتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو معاذاللہ اس کام میں عاجز اور حضرت مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ قادر تھے۔ غرض ایسے معنے محال، نہ ہرگز عبارت قصہ سے مستفاد، نہ ان کے قائلین بے چاروں کو مراد، واللہ الھادی الی سبیل الرشاد (اوراللہ تعالی ہی درست راستے کی طرف ہدایت عطافرمانے والا ہے۔ت)

یہ بیان ابطال استحالہ واثبات صحت بمعنی امکان کے متعلق تھا۔ رہا اس روایت کے متعلق بقیہ کلام، وہ فقیر غفراللہ تعالی کے مجلد دوم[29] العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ کی کتاب مسائل شتی میں مذکور کہ یہ سوال پہلے بھی اوجین سے آیا اوراس کا جواب قدرے مفصل دیا گیا تھا۔

خلاصہ مقصد اس کا مع زیادات جدیدہ یہ کہ اس کی اصل کلمات بعض مشائخ میں مسطور، اس میں عقلی و شرعی کوئی استحالہ نہیں، بلکہ احادیث واقوال اولیاء وعلماء میں متعدّد بندگان خدا کے لئے ایسا حضور روحانی وارد۔

(۱،۲)مسلم اپنی صحیح اورابوداود طیالسی مسند میں جابر بن عبداللہ انصاری اور عبد بن حمید بسند حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہم سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ودخلت الجنة فسمعت خشفة فقلت ماهذه قالواهذا بلال ثم دخلت الجنة فسمعت خشفة فقلت ماهذه قالوا هذه الغميصاء بنت ملحان	میں جب جنت میں داخل ہواتو ایک پہچل سنی، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ملائکہ نے عرض کی: یہ بلال ہیں۔ پھر تشریف لے گیا، پہچل سنی، میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کیا: غمیصاء بنت ملحان، یعنی ام سلیم مادرِ انس رضی اللہ تعالی عنہما۔

(کنزالعمال بحوالہ عبد بن حمید عن انس والطیالسی عن جابر حدیث ۳۳۲۶۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۶۵۳)

(مسند ابی داود الطیالسی عن جابر حدیث ۱۷۱۹ دارالمعرفۃ بیروت الجزء السابع ص ۲۳۸)

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۹۲)

ان کا انتقال خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ہوا کما ذکرہ الحافظ فی التقریب (جیسا کہ حافظ نے تقریب میں اس کو ذکر کیا۔ت)

(تقریب التہذیب ترجمہ ۸۷۴۰ ام سلیم بنت ملحان دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/۶۸۸)

(۳) امام احمد وابو یعلٰی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس اور

(۴) طبرانی کبیر اور ابن عدی کامل بسند حسن ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روای، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

دخلت الجنة فسمعت فی جانبها وجسافقلت یا جبرئیل ماھذا قال ھذا بلال المؤذن

میں شب معراج جنت میں تشریف لے گیا اس کے گوشہ میں ایک آواز نرم سنی، پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض کی: یہ بلال مؤذن ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

(کنزالعمال حدیث ۳۳۱۶۲ و ۳۳۱۶۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۶۵۳)

(الکامل لابن عدی ترجمہ یحیٰی بن ابی حیۃ ابن جناب الکلبی دارالفکر بیروت ۷/۲۶۷۰)

(۵) امام احمد ومسلم ونسائی انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور والا صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ فرماتے ہیں:

دخلت الجنة فسمعت خشفة بین یدی، فقلت ماھذہ الخشفة، فقیل الغمیصاء بنت ملحان

میں بہشت میں رونق افروز ہوا، اپنے آگے ایک کھٹکا سنا، پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی: غمیصاء بنت ملحان۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من ام سلیم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۹۲)

(مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۹۹)

(۶) امام احمد ونسائی وحاکم باسناد صحیحہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

دخلت الجنة فسمعت فیها قراءۃ، فقلت من ھذا؟ قالوا حارثة بن نعمان کذٰلکم البر کذٰلکم البر

میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا، وہاں قرآن کریم پڑھنے کی آواز آئی، پوچھا: یہ کون ہے؟ عرض کی گئی: حارثہ بن نعمان۔ نیکی ایسی ہوتی ہے نیکی ایسی ہوتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶/۳۶)

(المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ مناقب حارثہ بن نعمان دارالفکر بیروت ۳/۲۰۸)

(الاصابة فی تمییز الصحابة بحوالہ النسائی ترجمہ ۱۵۳۲ حارثہ بن نعمان دار صادر بیروت ۱/۲۹۸)

یہ حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافتِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں راہی جنان ہوئے قالہ ابن سعد فی الطبقات وذکرہ الحافظ فی الاصابة (ابن سعد نے طبقات میں اور حافظ نے اصابہ میں اس کو ذکر کیا۔ت)

(الاصابة فی تمییز الصحابة بحوالہ النسائی ترجمہ ۱۵۳۲ حارثہ بن نعمان دار صادر بیروت ۱/۲۹۹)

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ترجمہ حارثہ بن نعمان دار الفکر بیروت ۳/۴۸۸)

(۷) ابن سعد طبقات میں ابوبکر عدوی سے مرسلاً راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

دخلت الجنة فسمعت نحمة من نعیم

میں جنت میں تشریف فرما ہوا تو نعیم کی کھکار سنی۔

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد الطبقة الثانیة من المهاجرین والانصار ترجمہ نعیم بن عبداللہ المعروف النحام دار صادر بیروت ۴/۱۳۸)

یہ نعیم بن عبداللہ عدوی معروف بہ نحام (کہ اسی حدیث کی وجہ سے ان کا یہ عرف قرار پایا) خلافت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے۔

کما ذکرہ موسٰی بن عقبة فی المغازی عن الزهری وکذا قالہ ابن اسحٰق ومصعب الزبیری واٰخرون کما فی الاصابة

جیسا کہ موسی بن عقبہ نے مغازی میں زہری کے حوالے سے اس کو ذکر کیا یوں ہی کہا ابن اسحٰق اور مصعب زبیری اور دیگر علماء نے جیسا کہ اصابہ میں ہے۔ (ت)

(الاصابة فی تمییز الصحابة ترجمہ نعیم بن عبداللہ ۸۷۷۶ دار صادر بیروت ۳/۵۶۸)

سبحان اللہ! جب احادیث صحیحہ سے احیائے عالم شہادت کا حضور ثابت تو عالم ارواح سے بعض ارواح قدسیہ کا حضور کیا دور۔

(۸) امام ابوبکر بن ابی الدنیا، ابوالمخارق سے مرسلاً راوی، حضور پر نور صلوات اللہ سلامہ علیہ فرماتے ہیں:

مررت لیلة اسرٰی بی برجل مغیب نورالعرش، قلت: من هذا، املك؟ قیل: لا۔ قلت: نبی؟ قیل: لا۔ قلت: من هذا؟ قال: هذا رجل کان فی الدنیا لسانه رطب من ذکر الله تعالٰی

یعنی شب اسرٰی میرا گزر ایک مرد پر ہوا کہ عرش کے نور میں غائب تھا، میں نے فرمایا: یہ کون ہے، کوئی فرشتہ ہے؟ عرض کی گئی: نہ۔ میں نے فرمایا: نبی ہے عرض کی گئی: نہ۔ میں نے فرمایا کون ہے؟ عرض کرنے والے نے عرض کی: یہ ایک مرد

وقلبه معلق بالمساجد ولم يستسب لوالديه قط

ہے دنیا میں اس کی زبان یادِالٰہی سے تر تھی اور دل مسجدوں سے لگا ہوا، اور (اس نے کسی کے ماں باپ کو براکہہ کر) کبھی اپنے ماں باپ کو برانہ کہلوایا۔

(الدرالمنثوربحواله ابن ابی الدنیا تحت الآیة ۱۵۲/۲ مکتبه آیة الله العظمی قم ایران ۱/۱۴۹)

(الترغیب والترهیب بحواله ابن ابی الدنیاکتاب الذکروالدعاء، الترغیب فی الاکثارمن ذکرالله الخ مصطفٰی البابی مصر ۳۹۵/۲)

ثم اقول وبالله التوفیق (پھر میں کہتاہوں اور توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ت) کیوں راہ دور سے مقصد قرب نشان دیجئے، فیض قادریت جوش پر ہے، بحر حدیث سے خاص گوہر مراد حاصل کیجئے۔ حدیث مرفوع مروی کتب مشہورہ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب وغلامان بارگاہ آسمان قباب کے شب اسرٰی اپنے مہربان باپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس کے ہمراہ بیت المعمور میں گئے حضور پرنور کے پیچھے نماز پڑھی، حضور کے ساتھ باہر تشریف لائے۔

والحمدلله رب العٰلمین (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ت)

اب ناظر غیروسیع النظر متعجبانہ پوچھے گاکہ یہ کیونکر؟۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں ہم سے سنے۔ والله الموفق۔ ابن جریروابن ابی حاتم وابویعلٰی وابن مردویہ وبیہقی وابن عساکر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی، حضور اقدس سرورعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثم صعدت الی السماء السابعة فاذاانا بابراهیم الخلیل مسندا لظهره الی البیت المعمور (فذکرالحدیث الی ان قال) واذابامتی شطرین شطرعلیهم ثیاب بیض کانهاالقراطیس وشطرعلیهم ثیاب رمد فدخلت البیت المعمور ودخل معی الذین علیهم الثیاب البیض وحجب الاخرون الذین علیهم ثیاب رمد وهم علی خیر فصلیت انا ومن معی

پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا،ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل اللہ ملے کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرماہیں اور ناگاہ اپنی امت دوقسم پائی، ایک قسم کے سپید کپڑے ہیں کاغذکی طرح، اوردوسری قسم کا خاکستری لباس۔ میں بیت المعمورکے اندر تشریف لے گیااور میرے ساتھ سپیدپوش بھی گئے، میلے کپڑوں والے روکے گئے مگرہیں وہ بھی خیر وخوبی پر۔ پھر میں نے اور میرے

من المومنین فی البیت المعمورثم خرجت انا ومن معی (الحدیث)

ساتھ کے مسلمانوں نے بیت المعمور میں نماز پڑھی ۔ پھر میں اور میرے ساتھ والے باہر آئے۔

(تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر عروجه الی السماء الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/۲۹۴)

(دلائل النبوة للبیهقی باب الدلیل علی ان النبی صلی الله علیه وسلم عرج به الی السماء دارالکتب العلمیة بیروت ۲/۹۴۔۳۹۳)

(الدرالمنثوربحواله ابن جریروابن حاتم وغیره الخ تحت الآیة داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۷۲)

ظاہر ہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلہ عزوجل شریف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی۔ تو حضور غوث الورٰی اور حضور کے منتسبان باصفا تو بلاشبہہ ان اجلی پوشاک والوں میں ہیں، جنہوں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ بیت المعمور میں جاکر نماز پڑھی، والحمدللہ رب العالمین (سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ت)

اب کہاں گئے وہ جاہلانہ استبعاد کہ آج کل کے کم علم مفتیوں کے سدراہ ہوئے، اور جب یہاں تک بحمداللہ ثابت تو معاملۂ قدم میں کیا وجہ انکار ہے کہ قولِ مشائخ کو خواہی نخواہی رد کیا جائے۔ہاں سند محدثانہ نہیں ۔۔۔۔۔ پھر نہ ہو۔۔۔۔۔اس جگہ اسی قدر بس ہے۔سند معنعن [30]کی حاجت نہیں، کما بیناہ فی رسالتنا "ھدی الحیران فی نفی الفئی عن سید الاکوان" (جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ "ھدی الحیران فی نفی الفیئی عن سید الاکوان" میں اسے بیان کیا ہے۔)

امام جلال الدین سیوطی نے "مناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء" میں مرثیہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ "بابی انت وامی یارسول الله (یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ت) کی نسبت فرماتے ہیں:

لم اجدہ فی شیئ من کتب الحدیث الاثر (الٰی قوله) بالاحکام

میں نے یہ روایت کسی کتاب حدیث میں نہ پائی مگر صاحب اقتباس الانوار اور امام ابن الحاج نے اپنی مدخل میں اسے حدیث طویل کے ضمن میں ذکر کیا اور ایسی روایت کو اسی قدر سند کفایت کرتی ہے کہ انہیں کچھ باب احکام سے تعلق نہیں۔

(نسیم الریاض بحواله مناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۱/۲۴۸)

(نسیم الریاض بحواله مناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۱/۲۴۸)

اور یہ توکسی سے کہا جائے کہ حضرات مشائخ کرام قدست اسرارھم کے علوم اسی طریقہ سند ظاہری حدثنا فلان عن فلان میں منحصر نہیں، وہاں ہزارہا ابواب وسیعہ واسباب رفیعہ ہیں کہ اس طریقہ ظاہرہ کی وسعت ان میں سے کسی کے ہزارویں حصہ تک نہیں، تو اپنے طریقہ سے نہ پانے کو ان کی تکذیب کی حجت جاننا کیسی ناانصافی ہے۔

انسان کی سعادت کبرٰی ان مدارج عالیہ ومعارک غالیہ تک وصول رہے۔۔۔۔۔۔۔اوراس کی بھی توفیق نہ ملے توکیا درجہ تسلیم، نہ کہ معاذاللہ انکار وتکذیب کو سخت مہلکہ ہائلہ ہے، والعیاذباللہ رب العٰلمین(اوراللہ تعالٰی کی پناہ جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ ت)۔۔۔۔۔۔ج یسے آج کل ایک بحرینی بے بہرہ نے رسالہ "لباب المعانی "سیاہ کرکے مصر میں چھپوایااور صرف اس پر کہ حضرت امام عارف باللہ، ثقہ، حجت، فقیہ، محدث، امام القراء، سیدی ابوالحسن علی نورالملۃ والدین شطنوفی قدس سرہ الصافی الصوفی نے کتاب بھجۃ الاسرارشریف میں باسنادصحیحہ حضرت امام اجل سیدی احمد رفاعی قدس سرہ الرفیع پر حضور پرنور سیدالاولیاء حضرت غوث الورٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تفضیل روایت فرمائی، نہ صرف اس امام جلیل وکتاب جمیل بلکہ خاک بدہن گستاخ جناب اقدس میں کوئی دقیقہ بے ادبی اٹھانہ رکھا۔
نعوذباللہ من الخذلان ولاحول ولاقوۃ الاباللہ القادرالمستعان (ہم ذلت ورسوائی سے اللہ تعالٰی کی پناہ چاہتے ہیں جوقدرت والا ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ت)

یہ لباب عجاب اول تاآخر جہالات فاضحہ وخرافات واضحہ کالب لباب ہے۔کثرت مسائل کے نام فرصت عنقانہ ہوتاتوفقیراس کارد لکھ دیتا۔مگرالحمدللہ نار باطل خود منطفی [31] ہے اور ہمارے بلاد میں اس کاشر یکسر منتفی[32] فلاحاجۃ الٰی اشاعۃ خرافاتہ ولو علٰی وجہ الرد (اس کی خرافات کو شائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اگرچہ بطور رد ہو۔ت)

بالجملہ روایت نہ عقلاًدور نہ شرعاًمہجور،اورکلمات مشائخ میں مسطوروماثوراورکتب احادیث میں ذکر معدوم نہ کہ عدم مذکور۔۔۔۔۔۔نہ روایاتِ مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور،اورقدرت قادر وسیع وموفور، اورقدر قادری کی بلندی مشہور، پھر رد وانکارکیا مقتضائے ادب وشعور۔والحمدللہ العزیزالغفور،واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ اتم واحکم(اورسب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو عزت والا بہت بخشنے والا ہے اوراللہ سبحانہ تعالٰی خوب جانتاہے اوراس کاعلم خوب تام اور خوب مضبوط ہے۔ت)

مسئلہ ثالثہ

مسئلہ۸:

مسؤلہ مولوی نور محمد صاحب کانپوری،
ملازم کارخانہ میل کاٹ واقع دیوان،
۹محرم الحرام ۱۳۳۸ھ۔

ماقولکم یا علماء الملۃ السمحۃ البیضاء ومفتی الشریعۃ الغراء فی ھٰذہٖ: آپ کا کیا ارشاد ہے اے فراخ وروشن ملت کے عالمو اوراے چمکدار شریعت کے مفتیو! اس مسئلہ میں (ت)

مولودغلام امام شہید، صفحہ ۵۹ سطر ۱۱ میں لکھاہے کہ: "شب معراج میں حضرت غوث الاعظم شیخ محی الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی روح پاک نے حاضر ہوکر گردنِ نیاز صاحب لولاک کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھ دی اور خواجہ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم گردن غوث اعظم پر قدم مبارک رکھ کر براق پر سوار ہوئے اوراس روح پاک سے استفسار فرمایا کہ توکون ہے؟ عرض کیا: میں آپ کے فرزندوں اورذریات طیبات سے ہوں، اگر آج اس نعمت سے کچھ منزلت بخشئے گا توآپ کے دین کو زندہ کروں گا۔ فرمایاکہ: "تومحی الدین ہے اورجس طرح میراقدم تیری گردن پرہے اسی طرح کل تیراقدم تمام اولیاء اللہ ک ی گردن پر ہوگا۔"

اوراس روایت کی دلیل یہ لکھی ہے کہ صاحب منزل اثناعشریہ بھی تحفۃ القادریہ سے لکھتے ہیں اسی کتاب کے صفحہ ۵۸ سطر ۵ میں مرقوم ہے کہ:

"خواجہ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خوش ہوکر سوار ہونے لگے براق نے شوخی شروع کی، جبریل علیہ السلام نے کہا: کیا بجر متی ہے، تونہیں جانتاکہ تیراراکب کون ہے؟ خلاصہ ہژدہ ہزار عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (اٹھارہ ہزار جہانوں کے خلاصہ محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جو اللہ کے سچے رسول ہیں۔ ت) براق نے کہاکہ اے امین وحی الٰہی! تم اس وقت خفگی مت کرو مجھے رسول مقبول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی جناب میں ایک التماس ہے۔ فرمایا: بیان کرو۔ عرض کیا: آج دولت زیارت سے مشرف ہوں کل قیامت کے دن مجھ سے بہتر براق آپکی سواری کے واسطے آئیں گے، امیدوار ہوں کہ حضور سوائے میرے اورکسی براق کو پسند نہ فرمائیں۔"

صاحب تحفۃ القادریہ لکھتے ہیں کہ: "وہ براق خوشی سے پھولا نہ سمایااوراتنا بڑھا اوراونچا ہواکہ صاحب معراج کا ہاتھ زین تک اور پاؤں رکاب تک نہ پہنچا۔"

پس استفسار اس امر کا ہے کہ آیا یہ روایت صحاح ستہ وغیرہ احادیث وشفائے قاضی عیاض وغیرہ کتب معتبرہ فن میں موجود ہے یا نہ۔ بیان کاف وشاف بالاسانید من المعتبرات المعتقدات بالبسط والتفصیل جزاکم اللہ خیرا۔بینواتوجروا (معتبرومعتمد سندوں کے ساتھ کافی وشافی بیان پوری شرح وتفصیل کے ساتھ ارشادفرمائیں۔ اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطافرمائے۔بیان کرو اجرپاؤ گے۔ت)

الجواب

کتب احادیث وسِیَر میں اس روایت کا نشان نہیں۔ رسالہ غلام امام شہید محض نامعتبر، بلکہ صریح اباطیل وموضوعات پر مشتمل ہے۔ منازل اثناعشریہ کوئی کتاب فقیر کی نظر سے نہ گزری نہ کہیں اس کا تذکرہ دیکھا۔

تحفہ قادریہ شریف اعلی درجہ کی مستند کتاب ہے اس کے مطالعہ بالاستیعاب سے بارہا مشرف ہوا، جو نسخہ میرے پاس ہے یا اور جو میری نظر سے گزرا ان میں یہ روایات اصلانہیں۔ 33

بایں ہمہ اس زمانہ کے مفتیان جہول، مخطیان غفول نے جو اس کا بطلان یوں ثابت کرنا چاہاکہ سدرۃ المنتہٰی سے بالاعروج کیا اوراس میں معاذاللہ حضور اقدس وانورصلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر حضور پرُنور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی تفضیل نکلتی ہے[34] یہ محض تعصب وجہالت ہے جس کا رد فقیر نے ایک مفصل فتوی میں سترہ سال ہوئے کیا، جبکہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ کٹھور ضلع سورت سے ایک سوال آیا تھا۔[35]

فاضل عبدالقادر قادری ابن شیخ محی الدین اربلی نے کتاب "تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر" رضی اللہ تعالی عنہ میں یہ روایت لکھی ہے[36] اوراسے جامع شریعت وحقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمہ اللہ کی کتاب حرزالعاشقین سے نقل کیا ہے۔ اور ایسے امور میں اتنی ہی سندبس ہے ۔ اس کا بیان فقیر کے دوسرے فتوے میں ہے جس کا سوال ۱۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۰ھ کو اوجین سے آیا تھا، وباللہ التوفیق، واللہ تعالٰی اعلم (اور توفیق اللہ تعالٰی کی طرف سے ہے، اوراللہ تعالٰی خوف جانتا ہے۔ت)

رسالہ
فتاوی کرامات غوثیہ
ختم ہوا۔

ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے)۔عبد مصطفی آفیشل	اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟۔عبد مصطفی
اذان بلال اور سورج کا نکلنا۔عبد مصطفی	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)۔عبد مصطفی آفیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!۔عبد مصطفی	شب معراج غوث پاک۔عبد مصطفی
شب معراج نعلین عرش پر۔عبد مصطفی	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ۔عبد مصطفی
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت۔عبد مصطفی	مقرر کیسا ہو؟۔عبد مصطفی
غیر صحابہ میں ترضی۔عبد مصطفی	اختلاف اختلاف اختلاف۔عبد مصطفی
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ۔عبد مصطفی	بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)۔کنیز اختر
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)۔عبد مصطفی	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق۔عبد مصطفی
عورت کا جنازہ۔جناب غزل صاحبہ	ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی۔عبد مصطفی
آئیے نماز سیکھیں (حصہ 1)۔عبد مصطفی	قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔عبد مصطفی
محرم میں نکاح۔عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)۔عبد مصطفی
روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)۔عبد مصطفی	بریک اپ کے بعد کیا کریں؟۔عبد مصطفی
ایک نکاح ایسا بھی۔عبد مصطفی	کافر سے سود۔عبد مصطفی
میں خان تو انصاری۔عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)۔عبد مصطفی
جرمانہ۔عبد مصطفی	لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟۔عبد مصطفی
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام۔عرفان برکاتی	اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)۔عرفان برکاتی
کلام عبید رضا۔عبد مصطفی آفیشل	مسائل شریعت (جلد 1)۔سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا۔مولانا حسن نوری گونڈوی	سفرنامہ بلاد خمسہ۔عبد مصطفی
منصور حلاج۔عبد مصطف ی	مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں۔علامہ وقار رضا قادری
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں۔مولانا محمد سل یم رضوی	سفرنامہ عرب۔مفت ی خالد ایوب مصباحی شیرانی
تحریرات لقمان۔علامہ قاری لقمان شاہد	من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق۔زبیر جمالوی
طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت۔مفتی خالد ایوب مصباحی	فرضی قبریں۔عبد مصطفی
سنی کون؟ وہابی کون؟۔عبد مصطفی	علم نور ہے۔محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے۔محمد حاشر عطاری	مومن ہو نہیں سکتا۔فہیم جیلانی مصباحی

Notes

[← 1]

حضرت علامہ عبدالقادر قادری بن محی الدین الصدیقی الاربلی جامع علوم شریعت وحقیقت تھے ۔ علماء کرام اور صوف یہ عظام میں عمدہ مقام پایا۔ آپ کے اساتذہ میں الشیخ عبدالرحمن الطالبانی جیسے اجلّہ فضلاء شامل ہیں ۔ اور فہ میں ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء میں وصال پایا۔ آپ کی تصانیف میں سے مشہور کتابیں یہ ہیں :

۱۔ آداب المریدین ونجاۃ المسترشدین

۲۔ تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر

۳۔ النفس الرحمانیۃ فی معرفۃ الحقیقۃ الانسانیہ

۴۔ الدر المکنون فی معرفۃ السر المصون

۵۔ حدیقۃ الازھار فی الحکمۃ والاسرار

۶۔ شرح الصلاۃ المختصرۃ للشیخ اکبر

۷۔ الدرر المعتبرۃ فی شرح الابیات الثمانیہ عشرہ

۸۔ شرح اللمعات للفخر الدین العراقی

۹۔ القواعد الجمعیۃ فی الطریق الرفاعیۃ

۱۰۔ مجموعۃ الاشعار فی الرقائق والاثار

۱۱۔ مرآۃ الشھود فی وحدۃ الوجود

۱۲۔ مسك الختام فی معرفۃ الامام، مختصر فی کراستہ

۱۳۔ الالھامات الرحمانیہ فی مراتب الحقیقۃ الانسانیۃ

۱۴۔ حجۃ الذاکرین ورد المنکرین۔

۱۵۔ الطریقۃ الرحمانیہ فی الرجوع والوصول الی الحضرۃ العلیۃ ۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:

ا۔ معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، الجزء الخامس ص ۳۵۴

ب۔ ھدیۃ العارفین، اسماعیل باشا البغدادی جلد اول ص ۶۰۵

[← 2]

الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی تفضیلہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/ ۱۴۵

[← 3]

حدیث شریف میں ہے :

قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم لبلال صلوٰۃ الغداۃ یا بلال حدثنی بارجی عمل عملته عندك فی الاسلام منفعة فانی سمعت اللیلة خشف نعلیك بین یدی فی الجنة ،الحدیث

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم، ام انس بن مالك وبلال ۲/۲۹۲)

ایک اور حدیث میں یوں ہے :

عن ابن عباس قال لیلة اسری برسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم دخل الجنة فسمع فی جانبها خشفا فقال یاجبریل من هذا فقال هذا بلال المؤذن فقال قد افلح بلال رأیت له کذا کذا

(منتخب کنزالعمال علی هامش مسند احمد بن حنبل المکتب الاسلامی بیروت ۴/۲۶۹)

حضرت ابوامامہ کی روایت میں مرفوعًا ہے : فقیل هذا بلال یمشی امامك

(الکامل لابن عدی ترجمه یحیٰی بن ابی حیة ابوجناب الکلبی دارالفکر بیروت ۷/۲۶۷۰)

مذکورہ روایات اوراحادیث کا مفہوم یہ ہے کہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو جنت میں ملاحظہ فرمایا۔

[← 4]

حدیث میں ہے: عن جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال رأیت الجنۃ فرأیت امرأۃ ابی طلحۃ الحدیث

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم، ام انس بن مالك وبلال ۲/۲۹۲)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے جنت میں ابوطلحہ کی زوجہ کو دیکھا۔

[← 5]

حدیث شریف میں ہے:

عن انس عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت من ھذا قالوا ھذہ الغمیصاء بنت ملحان ام انس بن مالک

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم، ام انس بن مالک وبلال ۲/۲۹۲)

ایک اور روایت میں یوں بیان ہوا:

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دخلت الجنۃ فسمعت خشخشۃ بین یدی فاذا ھی الغمیصاء بنت ملحان ام انس بن مالک

(مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۹۹)

مسند احمد کی دوسری روایت یوں ہے:

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دخلت فسمعت بین یدی خشفۃ فاذا انا بالغمیصاء بنت ملحان

(مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۰۶)

ان روایات کا مفہوم یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت انس بن مالک کی والدہ حضرت غمیصاء بنت ملحان رضی اللہ تعالٰی عنہما کی جنت میں پہچل سنی۔

نوٹ: یاد رہے کہ غمیصاء بنت ملحان یہی زوجۂ ابوطلحہ ہیں۔ فاعلم ذٰلک

(حاشیہ منجانب امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ)

[← 6]

(الف) نبراس شرح شرح عقائد، علامہ عبدالعزیز پرہاروی، ص۳۸۸

(ب) مقابیس المجالس اردو ترجمہ از واحد بخش سیال ص۲۵۵

(ج) معراج النبی از علامہ سید احمد سعید کاظمی ص۲۸ اور مابعد

(د) عرفان شریعت (مجموعہ فتاوی امام احمد رضا) مرتبہ مولانا محمد عرفان علی حصہ سوم ص۸۴ تا۹۱

[← 7]

رفیق الطلاب مجتبائی دہلی ص ۲۸

[← 8]

عمدۃ الفضلاء المحققین امام نجم الدین غیطی فرماتے ہیں:

واما الرفرف فیحتمل ان المراد به السحابة التی غشیته وفیها من کل لون التی رواها ابن ابی حاتم عن انس وعند ما غشته تاخر عنه جبریل۔ (کتاب المعراج (مؤلفہ رجب ۹۹۹ھ) مطبوعہ مصر، ص ۸۹)

[← 9]

امام نجم الدین غیطی فرماتے ہیں: ثم عرج به حتی ظهر لمستوی سمع فیه صریف الاقلام۔

(کتاب المعراج، مطبوعه مصر، ص۸۹،۸۷)

[← 10]

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: کتاب المعراج ص۹

[← 11]

مرکب بمعنی سواری

[← 12]

ملصق ہونا: چمٹ جانا، مل جانا

[← 13]

سیڑھی

[← 14]

ہاتھی

[← 15]

[← 16]

مرتبہ غوثیت، مرتبہ نبوت کے پیچھے اور اس سے نیچے ہے۔

[← 17]

دوراز قیاس

[← 18]

محال ہونا

[← 19]

عادت کے خلاف، کرامت وغیرہ

[← 20]

وہ احادیث جو احوال برزخ پر مشتمل ہیں ان میں جسم مثالی بکثرت ذکر آیا ہے لہذا وہ احادیث جسم مثالی کے وجود پر گواہ ہیں۔

[←21]

کوئی بھی صورت ہو

[← 22]

جسم سے جدا روح

[← 23]

اہل سنت کے نزدیک اپنے ظاہری معنی پر ہے ان میں کوئی تاویل نہیں کی گئی۔

[← 24]

روح کے جسم سے جُدا ہونے کے بعد کی حالت اور جسم سے متعلق ہونے سے پہلے کی حالت میں کوئی فرق نہیں۔

[← 25]

ان دلائل سے استحالہ کی نفی ہوتی ہے لیکن اس کا واقع ہونا ثابت نہیں ہوتا

[←26]

من گھڑت، جھوٹ، بے ہودہ

[← 27]

تنبیہ: مبنائے انکار یہ طرز ادا ہے ورنہ ممکن کہ سیدنا عزرائیل علیہ الصلوۃ والسلام نے کچھ روحیں بامرالٰہی قبض فرمائی ہوں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی دعا سے باذن الٰہی پھر اپنے اجسام کی طرف پلٹ آئی ہوں کہ احیاء مردہ حضور پر نور و دیگر محبوبان خدا سے ایسا ثابت ہے کہ جس کے انکار کی گنجائش نہیں۔

یوں ہی ممکن کہ حضرت ملک الموت نے بنظرِ صحائف محو واثبات قبض بعض ارواح شروع کیا اور علم الٰہی میں قضائے ابرام نہ پایا تھا برکت دُعائے محبوب قبض سے باز رکھے گئے ہوں۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب لواقح الانوار میں حالات حضرت سیدی شیخ محمد شربینی قدس سرہٗ میں لکھتے ہیں: لما ضعف ولدہ احمد واشرف علی الموت وحضر عزرائیل لقبض روحه قال له الشیخ ، ارجع الی ربك فراجعه فان الامر نسخ فرجع عزرائیل وشفی احمد من تلك الضعفة وعاش بعدها ثلاثین عاما

یعنی جب ان کے صاحبزارے احمد ناتواں ہوکر قریب مرگ ہوئے اور حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی روح قبض کرنے آئے حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے اس سے پوچھ لیجئے کہ حکم موت منسوخ ہوچکا ہے۔ عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام پلٹ گئے، صاحبزادے نے شفاپائی اوراس کے بعد تیس برس زندہ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔(الطبقات الکبرٰی (لواقح الانوار) خاتمۃ الکتاب ترجمہ ۲۰ شیخ محمد الشربینی دارالفکر بیروت ۲/۱۸۵)

[←28]

سیڑھی

[← 29]

یاد رہے کہ فتاوٰی رضویہ قدیم میں یہ مسائل شاملِ اشاعت نہیں ہوسکے تھے اب ان کو اشاعت جدید میں کتاب الشتّٰی کے پیش نظر جلد میں شامل کردیا گیا ہے۔

[← 30]

ایسی روایت جس میں ایک راوی دوسرے راوی سے "عن فلان" کے لفظ سے روایت کرے۔

[← 31]

بُجھی ہوئی

[← 32]

ختم، نیست و نابود۔

[← 33]

تحفہ قادریہ، حضرت شاہ ابوالمعالی قادری (۱۱۱۶ھ) کی فارسی تالیف ہے جس میں حضور غوث الورٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حالات اور کرامات کا تذکرہ ہے۔ آپ اپنے وقت کے سربرآوردہ مشائخ میں شمار ہوتے ہیں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے آپ کے ارشاد پر اشعۃ اللمعات اور شرح فتوح الغیب مکمل فرمائی۔ آپکا مزار لاہور میں واقع ہے۔

تحفہ قادریہ کے قلمی نسخے اکثر کتب خانوں میں موجود ہیں، اصل فارسی نسخہ تاحال طبع نہ ہوا، البتہ اس کا اردو ترجمہ (۱) سیرت الغوث مولفہ محمد باقر نقشبندی (۱۳۲۳ھ) مطبع منشی نولکشور پریس لاہور اور (۲) تحفہ قادریہ (اردو ترجمہ) مولفہ مولانا عبدالکریم (۱۳۲۴ھ) ملک فضل الدین تاجر کتب لاہور کے ناموں سے شائع ہوچکے ہیں۔

[← 34]

دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی، مدرسہ دیوبند کے اساطین مولوی خلیل احمد اور مولوی رشید احمد انبیٹھوی کے فتاوی کی تردید ہورہی ہے، یہ فتاوی موجودہ رسالہ مبارکہ میں شامل کردیے گئے ہیں۔

[← 35]

ملاحظہ ہو مسئلہ ثانیہ رسالہ ہذا

[← 36]

تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ، المنقبۃ الاولٰی، سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ، فیصل آباد، ص۲۵،۲۴